کاروانِ احرار منزل بہ منزل

- یہودیوں اور سبائیوں نے گہری سازش کر کے سیدنا حسینؓ کو شہید کیا۔
- واقعۂ کربلا کو کفر و اسلام کا معرکہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔
- سیدنا حسین نے خلافت کا دعویٰ کیا اور نہ ہی یزید کے خلاف جہاد کا اعلان کیا۔

دارِ بنی ہاشم ملتان میں یومِ عاشور کی اکیسویں سالانہ مجلس ذکر حسین سے ابن امیر شریعت سید عطاء المومن بخاری، سید محمد کفیل بخاری، مولانا محمد اسحق سلیمی، عبداللطیف خالد چیمہ، مولانا محمد مغیرہ، ابوسفیان تائب، حافظ محمد کفایت اللہ اور دیگر مقررین کا خطاب۔

۱۰ محرم الحرام کو دارِ بنی ہاشم میں سرخپوشانِ احرار کا جمِ غفیر تھا۔ مختلف شہروں سے جاں نثارانِ احرار کی آمد صبح سے ہی شروع تھی۔ ۸ بجے صبح وفادارانِ احرار دارِ بنی ہاشم کی مسجد میں جمع ہوئے اور سیدنا حسینؓ کی بارگاہ اقدس میں ہدیہ ایصالِ ثواب پیش کرنے کے لئے تلاوت قرآن کریم میں مشغول ہوگئے۔ ۱۰ بجے سٹیج سیکرٹری کی آواز نے سب کو متوجہ کیا۔ مسجد احرار ربوہ کے خطیب مولانا محمد مغیرہ فرما رہے تھے، حضرات! یہ اکیسویں سالانہ مجلس ذکر حسینؓ ہے جس کا باقاعدہ آغاز ہو رہا ہے۔ مجلس احرار اسلام حاصل پور کے صدر، محترم ابوسفیان تائب اس مجلس کی صدارت کے فرائض انجام دیں گے۔ قاری عبدالعزیز، قاری محمد ضیاء الحق اور قاری شبیر احمد نے تلاوتِ قرآن کریم سے مجلس کا آغاز کیا۔ حافظ محمد اکرم اور کپتان غلام محمد صاحب نے نعت سنا کر مجلس کو گرمایا۔ اور پھر بیانات کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ مولانا محمد مغیرہ نے تمہیدی کلمات کے بعد مجلسِ احرارِ اسلام حاصل پور کے رہنما حافظ محمد کفایت اللہ صاحب کو دعوت خطاب دی۔ انہوں نے مختصر وقت میں سیدنا حسینؓ کے حادثۂ شہادت پر گفتگو فرمائی۔ ان کے بعد محمد یعقوب خان اور مولانا محمد اسحق سلیمی نے اس موضوع پر بڑے مدلل انداز میں گفتگو فرمائی۔ پہلی نشست کے آخری مقرر نقیب ختم نبوت کے مدیر، نواسۂ امیر شریعت سید محمد کفیل بخاری تھے۔ انہوں نے اپنے طویل خطاب میں حادثۂ کربلا کے پس منظر اور پیش منظر، مقام و منصب صحابہ اور اسلام کے خلاف یہودیوں سبائیوں اور عجمیوں کی سازشوں کو

❁ باقیات کربلامیں سے کسی نے بھی یزید کے خلاف ایک جملہ تک نہیں کہا۔

تفصیل سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ حادثۂ کربلا تاریخ اسلام کا ایک افسوسناک واقعہ ہے۔ اس حادثہ کی تہہ تک پہنچنے اور اصل کرداروں کو منظر عام پر لانے کے لئے ہمیں تاریخ کے تمام پہلوؤں کو پرکھنا ہوگا۔ تاریخ ایک ناقابل اعتبار کتاب ہے۔ ہمیں کذاب راویوں کی روایات اور افسانہ طرازیوں کو مدنظر رکھ کر تحقیق کا سفر کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ یہ تاریخ ہی کا کمال ہے کہ سیدنا حسین کی مظلومیت اور شہادت کی آڑ میں باقی صحابہ کرام کے مقام کو مجروح کرڈالا اور یہی سازش ہے۔

سیدنا حسینؓ صحابیٔ رسول بھی ہیں اور نواسۂ رسول ﷺ بھی۔ وہ اپنی نسبت کے اعتبار سے نجیب الطرفین ہیں۔ ہر مسلمان کے دل میں ان کا احترام ہے۔ وہ شہید غیرت ہیں۔ سبائیوں نے ایک گہری سازش کر کے انہیں مکہ سے کربلا پہنچایا اور شہید کرڈالا انہوں نے کہا کہ سیدنا حسین نے نہ تو یزید کے مقابلہ میں خلافت کا دعویٰ کیا اور نہ ہی اس کی حکومت کے خلاف جہاد کیا۔ وہ تو کوفہ کے مفسدوں اور نام نہاد محبین اہل بیت کے خطوط پڑھ کر سازش کا شکار ہوئے اور اصلاح احوال کی نیت سے کوفہ کا سفر اختیار کیا۔ راستے میں سازش کا علم ہوا اور اپنے سفیر مسلم بن عقیل کی شہادت کی اطلاع ملی تو انہوں نے سفر کا رخ شام کی طرف موڑ دیا اور یزید سے گفتگو کا فیصلہ کر لیا۔ یہی وہ لمحہ تھا جو سازشیوں کے لئے سنہری موقع تھا۔ انہوں نے سیدنا حسین کا راستہ روکا اور اپنے ہاتھ پر یزید کی بیعت لینے کا مطالبہ کیا سیدنا حسین نے انکار کیا اور اس موقع پر آپ نے تین شرائط پیش فرمائیں جن سے آپ کا مقصد سفر کربلا واضح ہوتا ہے اور تاریخ کی تمام مکذوبہ روایات کی نفی ہو جاتی ہے۔ جناب کفیل بخاری کی تقریر جاری تھی اور نماز جمعہ کا وقت بھی تنگ ہو رہا تھا۔ انہوں نے گفتگو کو مکمل کیا تو حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری تشریف لے آئے، خطبۂ جمعہ ارشاد فرمایا اور نماز جمعہ کی امامت فرمائی۔ نماز کے بعد مجلس احرار اسلام کے مرکزی ناظم نشر و اشاعت جناب عبداللطیف خالد چیمہ نے اپنے چند منٹ کے خطاب میں مقام و منصب صحابہؓ پر انتہائی پرمغز گفتگو فرمائی۔ انہوں نے کہا کہ صحابہ تاریخ کے ترازو میں نہیں تولے جاسکتے۔ وہ قرآن و حدیث کے حوالے سے ہی سمجھے جاسکتے ہیں۔ ہمارے نزدیک بہ نصِ قرآن ہر صحابی راشد و عادل اور معیار حق ہے۔

اچانک نعرہ ہائے تکبیر نے فضاء میں ارتعاش پیدا کر دیا۔ مولانا محمد مغیرہ نے اعلان فرمایا، حضرات! ابنِ امیر شریعت سید عطاء المومن بخاری مدظلہ آپ سے مخاطب ہوتے ہیں۔

حضرت شاہ جی نے خطبہ مسنونہ اور آیات قرآنی تلاوت فرمائیں تو سامعین اس کی تاثیر و حلاوت میں ڈوب گئے۔ آپ نے اپنے مفصل خطاب میں توحید، رسالت، ختم نبوت، اسوۂ صحابہ، مقام صحابہ اور حادثۂ کربلا جیسے عنوانات پر پوری شرح و بسط کے ساتھ گفتگو فرمائی۔ آپ نے فرمایا:

✿ ہم یہ ماننے کے لئے تیار نہیں کہ صحابہؓ یزید کا فسق و فجور دیکھتے رہے اور ڈر کے مارے خاموش رہے۔

سید نا حسینؓ کی شہادت کے واقعہ کو عقائد و ایمان اور حق و باطل کی جنگ قرار دینے سے خود سید نا حسینؓ کی شخصیت اور مقام و منصب مجروح ہوتا ہے۔ جس کا کوئی مسلمان تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اگر تاریخ کی مکذوبہ روایات پر اعتبار کر کے ہم اسے حق و باطل کی جنگ مان لیں تو پھر سوالات کا ایک لامتناہی سلسلہ کھڑا ہو جائے گا۔

۱۔ اگر یہ کفر و اسلام کی جنگ تھی تو اس عہد میں باقی صحابہ کیوں خاموش رہے؟

۲۔ خود سید نا حسین کے اپنے خاندان کے کتنے افراد ان کے ساتھ تھے؟

۳۔ حضرت عبداللہ بن جعفر جو آپ کے بہنوئی اور چچازاد بھائی ہیں وہ کربلا میں آپ کے ساتھ کیوں نہیں تھے؟

۴۔ صحابہ کرامؓ یزید کا فسق و فجور دیکھتے رہے اور مہر بہ لب کیوں رہے؟

۵۔ سید نا حسین کی شہادت کے بعد بھی صحابہ کیوں خاموش رہے اور یزید کے فسق و فجور کے خلاف جہاد کیوں نہ کیا؟

یہ اور اس قسم کے بے شمار سوالات تاریخ کے عام طالب علم کے ذہن کو منتشر کر دیتے ہیں۔

ہمیں یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیئے کہ صحابہ کرامؓ کی پوری جماعت میں کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ تھا جس نے احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کے فریضہ سے کبھی بھی کوتاہی کی ہو۔ واقعہ صرف اتنا ہے کہ سید نا حسینؓ کو دھوکہ دیکر کربلا میں شہید کر دیا گیا اور سبائی اپنی سازش میں کامیاب ہو گئے۔ صحابہ کرامؓ، سید نا حسینؓ کی منت سماجت کرتے رہے کہ وہ کوفہ کا سفر نہ فرمائیں یہ دھوکہ ہے مگر سید نا حسینؓ کوفیوں کے ان خطوط کی وجہ سے سازش اور دھوکہ میں آگئے جن میں خدا اور رسول ﷺ کے واسطے دیکر انہیں بلایا گیا تھا۔ سید نا حسینؓ کا فیصلہ انکا اجتہاد تھا اور اس اجتہاد کا انہیں حق حاصل تھا۔ دوسری طرف دیگر تمام صحابہ کرامؓ کا فیصلہ بھی درست تھا۔ ہم کسی کو بھی غلط کہنے کا حق نہیں رکھتے۔ لیکن یہ بات طے شدہ ہے کہ یہ حق و باطل کا معرکہ نہ تھا ورنہ سید نا حسینؓ کے ساتھ نہ جانے والے اور انہیں کوفہ جانے سے روکنے والوں کو نعوذ باللہ باطل کہنا پڑے گا۔

انہوں نے فرمایا کہ ہم اعتدال کی راہ پر ہیں اور صحابہ کرامؓ کی اتباع کرنا چاہتے ہیں۔ بلاشبہ سید نا حسینؓ شہید مظلوم ہیں۔ انہیں جس بے دردی سے شہید کیا گیا وہ تاریخ کا سنگین ترین حادثہ ہے۔ اللہ تعالی ہمیں سید نا حسینؓ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطاء فرمائے اور ان کی سچی پیروی نصیب فرمائے (آمین)

حضرت شاہ جی کے خطاب کے ساتھ ہی مجلس اختتام پزیر ہوئی اور نمازِ عصر کے بعد مؤمنینِ اہل سنت کی ضیافت کی گئی اور کھانا تقسیم کیا گیا۔

❁ مالاکنڈ میں تحریکِ نفاذِ شریعت کے بے گناہ کارکنوں پر گولیاں برسانے والے جنرل ڈائر اور اڈوائر کے جانشین ہیں۔ (سید عطاء المؤمن بخاری)

❁ مولانا صوفی محمد اور ان کے رفقاء کو غیر مشروط طور پر رہا کیا جائے۔

❁ اور نفاذِ شریعت کا مطالبہ فوراً تسلیم کیا جائے۔

❁ تشدد کے ذریعے تحریک کو دبایا نہیں جا سکتا۔

❁ وزیر داخلہ کا بیان انتہائی شرمناک اور شر انگیز ہے۔

❁ تحریکِ نفاذ شریعت کی حمایت میں ملتان، ربوہ، چیچاوطنی، بہاولنگر، تلہ گنگ،

❁ ڈیرہ اسمٰعیل خان، حاصل پور، بھکر اور مرید کے میں احتجاجی اجتماعات

❁ ملک کی تمام دینی جماعتیں تحریکِ نفاذ شریعت کے ساتھ مکمل اظہار یکجہتی کر کے اپنا دینی فریضہ ادا کریں۔

گزشتہ دنوں تحریک نفاذ شریعت مالاکنڈ کے رہنما جناب صوفی محمد اور ان کے رفقاء کو پاکستان کی بے دین حکومت نے پھر گرفتار کر لیا۔ ان کے معصوم بچے اور باپردہ معزز خواتین بھی ریاستی تشدد سے نہ بچ سکے۔ مالاکنڈ میں یہ حادثہ تیسری مرتبہ ہو رہا ہے اور بے دین حکومت وہاں کے غیور مسلمانوں کے جائز مطالبہ "نفاذِ شریعت" کے جرم بے گناہی کی انہیں سزا دے رہی ہے۔ ۲۳ جون کے جمعہ کو مجلس احرار اسلام نے مختلف شہروں میں تحریک نفاذ شریعت کی حمایت میں جلسے کیے اور ان کے مبنی برحق مطالبہ کی مکمل تائید و حمایت کرتے ہوئے اپنی جماعت کی طرف سے تحریک نفاذ شریعت کے کارکنوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کیا۔ اس سلسلے میں مسجد احرار، ربوہ میں مولانا محمد مغیرہ نے احتجاجی جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے مالاکنڈ کے بے گناہ مسلمانوں پر تشدد کی پرزور مذمت کی۔ مسجد عثمانیہ چیچاوطنی میں جناب عبداللطیف خالد چیمہ اور مولانا منظور احمد نے خطاب کرتے ہوئے تحریک نفاذ شریعت کے مطالبات کی مکمل حمایت کی۔ بہاولنگر میں حکیم عبدالغفور صاحب نے احتجاجی جلسہ میں تحریک کے کارکنوں پر ریاستی تشدد کی پرزور مذمت کی۔ تلہ گنگ میں جناب ملک محمد صدیق، محمد عمر فاروق اور ماسٹر غلام یسین صاحب نے تحریک کی حمایت میں احرار کارکنوں کا اجتماع منعقد کیا اور تحریک کے ساتھ اظہار یکجہتی کیا، اسی طرح ڈیرہ اسمٰعیل خان میں جناب صلاح الدین کی قیادت میں احرار کارکنوں نے احتجاج کیا۔ حاصل پور میں جناب حاجی محمد اشرف صاحب نے احرار کارکنوں

کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے تحریک نفاذ شریعت کی حمایت اور حکومتی کارندوں کے تشدد کی مذمت کی۔ مرید کے میں حکیم محمد صدیق تارڑ صاحب نے احرار کارکنوں کا احتجاجی اجتماع منعقد کر کے تحریکِ نفاذِ شریعت کی حمایت کا اعلان کیا۔

بھکر میں مجلس احرار اسلام کے کارکنوں کے احتجاجی اجتماع سے جناب صوفی مشتاق احمد اور راؤ زاہد حسین زاہد نے خطاب کرتے ہوئے تحریکِ نفاذِ شریعت کی مکمل حمایت کی اور تحریک کے رہنماؤں کی رہائی کا مطالبہ کیا۔

مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی امیر سید عطاء المؤمن بخاری نے جامع مسجد معاویہ ملتان میں مالاکنڈ میں نہتے مسلمانوں پر ظلم و ستم کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے فرمایا کہ مالاکنڈ میں تحریک نفاذ شریعت کے بے گناہ مسلمان کارکنوں پر گولیاں برسانے والے جنرل ڈائر اور اڈوائر کے جانشین ہیں۔ موجودہ حکومت دینی شعائر و اقدار کی پامالی میں مصروف ہے۔ حکومت شریعت کے نفاذ کا مطالبہ کرنے والوں کو کچلنے کے لئے ٹیکس نادہندگی کا بہانہ بنا رہی ہے۔ یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں تھا کہ جس پر یوں ظالمانہ انداز میں گولیاں برسائی جاتیں۔ پچاس ساٹھ روپے ٹیکس کی خاطر ۱۳ مسلمانوں کو شہید کرنا قہرِ خداوندی کو دعوت دینا ہے۔ یہ مسئلہ افہام و تفہیم اور مذاکرات کے ذریعے بخوبی حل کیا جا سکتا تھا۔ ملک میں کروڑوں اربوں روپے کا ٹیکس ادا نہ کرنے والے دندناتے پھر رہے ہیں۔ فنانس کمپنیوں، مہران بینک اور تاج کمپنی کی آڑ میں اربوں روپے ڈکار جانے والوں اور آئے دن ڈاکہ زنی اور قتل و غارت گری میں ملوث دہشت گردوں سے حکومت مذاکرات کرتی ہے۔ جبکہ وہ کسی رُو رعایت کے نہیں، بلکہ سخت ترین سزا کے مستحق ہیں۔

اس دوہری پالیسی سے حکومتی عزائم بالکل واضح ہیں کہ وہ شریعت کے نفاذ کا مطالبہ کرنے والوں کو کچلنا چاہتی ہے۔ اور یہ سب کچھ یہود و ہنود کے سرپرست امریکہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے حکومت کا دیوانگی کی حد تک چلا جانا ہے۔ حکومت کو تاریخ سے سبق سیکھنا چاہیئے۔ جس تحریک کی انسانی خون سے آبیاری ہوئی ہے وہ ہمیشہ بار آور ہو کر رہی ہے۔ حکومت ڈائرانہ ظلم و سفاکی سے اس تحریک کو دبا نہیں

✿ ان شاء اللہ تحریکِ نفاذِ شریعت، پورے ملک میں پھیل جائے گی۔

مجلس احرار اسلام تحریکِ نفاذِ شریعت کے مطالبات کی مکمل حمایت کرتی ہے

سکتی۔ حکومت پر واضح ہو جانا چاہیئے کہ شریعت محمدیہ کے نفاذ کا مطالبہ اور اس کے لئے جان و مال سے جدوجہد کرنا توحید و ختم نبوت پر یقین رکھنے والے ہر مسلمان کا دینی فریضہ ہے۔ اور اس فریضے کی ادائیگی میں مسلمانوں کو کوئی نہیں روک سکتا۔ یہ تحریک پورے ملک میں پھیلے گی اور پورے ملک میں شریعت کا نفاذ ہو کر رہے گا۔

آپ نے فرمایا کہ وزیر داخلہ کا بیان انتہائی درجہ شرمناک، شرانگیز اور شیطانی ذہن کی عکاسی کرتا ہے جس میں انہوں نے شریعت کے مطالبہ کو شر کہا ہے۔

انہوں نے مالاکنڈ میں تحریک شریعت محمدیہ کے بے گناہ اور نہتے کارکنوں کو ظالمانہ انداز میں شہید کرنے اور صوفی محمد صاحب کی ان کے رفقاء سمیت گرفتاری پر شدید احتجاج کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ شہداء کے ورثا کو شرعی معاوضہ ادا کیا جائے۔ صوفی محمد صاحب اور ان کے تمام گرفتار شدہ ساتھیوں کو غیر مشروط طور پر فوراً رہا کیا جائے۔ تحریک نفاذ شریعت کے کارکنوں پر ظلم و تشدد کو فوراً بند کر کے ملک میں پھیلتے ہوئے اضطراب و اشتعال کا سدِّ باب کیا جائے۔ صرف مالاکنڈ میں ہی نہیں بلکہ پورے ملک میں شریعت محمدی کے نفاذ کا اعلان کیا جائے۔

دار بنی ہاشم ملتان میں اجتماع جمعہ سے خطاب کرتے ہوئے سید محمد کفیل بخاری نے کہا کہ مجلس احرار اسلام مالاکنڈ میں ہونے والے ظلم و ستم پر شدید احتجاج کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کی تمام دینی جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ مختلف اجتماعات کے ذریعے حکومت پر دباؤ ڈالیں اور تحریکِ نفاذِ شریعتِ محمدی کے مبنی برحق مطالبات کی تائید کرتے ہوئے اپنا دینی فریضہ ادا کریں۔

علاوہ ازیں نماز جمعہ کے بعد دار بنی ہاشم میں احرار کارکنوں کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں حکومت کی طرف سے مالاکنڈ میں اپنے ہی عوام کی قتل و غارت گری پر شدید احتجاج کیا گیا۔

اجلاس میں معظم معاویہ قریشی حکیم محمد خدیفہ، حسین اختر لدھیانوی مہدی معاویہ، مفتی مجاہد الرحمن، حافظ محمد مغیرہ اور دیگر کارکنوں نے شرکت کی۔

جمہوریت کی تباہ کاریاں اور اس سے نجات کا راستہ

مرتب : مہدی معاویہ — خطاب — قیمت /۱۰ روپے

ابن امیر شریعت سید عطاء المؤمن بخاری مدظلہ

احرار کارکنوں کے لئے خاص رعایت ۸۰۰ روپے سینکڑہ

بخاری اکیڈمی دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان۔